مراسلات

بخدمت گرامی جناب ڈاکٹر معصومی صاحب !

ماہ جون کے 'فکر و نظر' میں آپ کا ایک مضمون " شاہ ولی اللہؒ کا نظریۂ تقلید" نظر سے گزرا تھا مسرت ہوئی کہ آنجناب نے حضرت شاہ صاحبؒ کے نظریہ کی بہترین اور صحیح ترجمانی کی ہے ۔

اگر غور کیا جائے تو منکر تقلید حضرات بھی مقلد ہیں ۔ مثلاً ان کا امام بخاری کی کتاب بخاری شریف پر یہ اعتماد کہ اس میں حضور علیہ السلام کا مذہب صحیح بیان ہوا ہے اور اس اعتماد پر یہ حضرات احادیث بخاری شریف کی اتباع و تقلید کرتے ہیں بعینہٖ اسی طرح حنفی ، شافعی ، مالکی اور حنبلی مقلدین حضرات بھی امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ پر ایسا ہی اعتماد کرتے ہیں کہ یہ ائمہ بھی حضور علیہ السلام ہی کا مذہب بیان فرما رہے ہیں ، تو یہ لوگ بھی اسی طرح سنتِ نبوی کے پیرو ہوتے ہیں ، جیسے کہ امام بخاریؒ پر اعتماد کرنے والے ۔

'فکر و نظر' بابت ماہ جولائی ۱۹۷۱ء میں گوجر خان کالج میں جناب کا خطاب بھی پڑھا بے حد پسند آیا ۔ اللہ تعالیٰ افادۂ خلائق کے لئے آپ کو دیر گاہ سلامت با کرامت رکھے اور ادارہ "تحقیقاتِ اسلامی" کو بھی ثبات و دوام نصیب فرمائے ۔ آمین ۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب ادارہ کے سربراہ رہے ۔ تمام حساس ، ذی علم مسلمانوں کو شکایت رہی ، لیکن جب سے آپ تشریف لائے ہیں اور آپ کے ذی علم رفقاء کار نے آپ کی سرپرستی میں معاملاتِ ادارہ کو ہاتھ میں لیا ہے ۔ ادارہ بہت اچھے نہج پر جا رہا ہے ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حکومتِ پاکستان کی وزارتِ قانون تشکر و تبریک کی مستحق ہے کہ اس نے ایسا عظیم تحقیقاتی ادارہ قائم کر دیا ہے ۔

عبد الحکیم ۔ ایم ۔ این ۔ اے ،

سیکرٹری اطلاعات و نشریات ، کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات از فقیر محمد شمس الدین غفرلہٗ بخدمت گرامی مخدوم مکرم جناب مولانا ڈاکٹر صغیر حسن معصومی صاحب عصمہ اللہ تعالیٰ وجعلہٗ فی عینہٖ صغیرا وفی اعین الناس کبیرا وعظیما۔ آمین۔ عرض گذار ہے کہ ماہ نامہ فکر ونظر بابت ماہ جون ۱۹۷۱ء میں آپ کا ایک مضمون بعنوان "شاہ ولی اللہؒ کا نظریہ تقلید" نظر سے گذرا۔ بے ساختہ دل سے دعائیں نکلیں۔ اللہ سبحانہ مزید خدمت دینِ متین کی توفیق نصیب فرمائے اور ان خدماتِ حسنہ کو آنجناب کا زادِ آخرت گردانے۔

لاریب کہ تقلید حرام بھی ہے۔ جو ھذا ما وجدنا علیہ اٰباءنا قسم کی اندھی تقلید ہو۔ اور تقلید واجب بھی ہے جو صاحبِ شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے اصحاب کرام کی تقلید ہو بمصداق ما انا علیہ واصحابی۔ اور حضرات صحابہ کرام کے عمل مبارک میں اس طرح کی بے شمار روشن مثالیں موجود ہیں کہ انہوں نے بوقت ضرورت صرف ایک آدمی کی تقلید کر کے اپنے اعمالِ دینی انجام دیئے۔ مثلاً:۔

۱۔ تحویلِ قبلہ کے موقعہ پر صرف ایک صحابی کے یہ کہنے پر کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نماز عصر قبلۂ مکہ کی طرف پڑھ کر آ رہا ہوں تمام اہل قباء نے اس کے قولِ واحد کی تقلید و تائید کرتے ہوئے بغیر مراجعت بہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنا رُخ بیت المقدس سے پھیر کر خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔

۲۔ حضرت ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایمان اور احکام نماز و روزہ سیکھ کر وطن واپس گئے اور آپ کی پوری قوم نے حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام سے اصالتاً تصدیق کئے بغیر صرف حضرت ضمادؓ کے کہنے کے مطابق ساری عمر دینِ اسلام پر عمل کیا اور ان کے ایمان و اعمال بفضلہ تعالیٰ بالکل صحیح ہے۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ ان کو اس شخص واحد پر یہ اعتماد تھا کہ یہ شخص جو کچھ کہہ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کے صحیح احکام بیان کر رہا ہے۔

تو بالکل اسی طرح بعد کے جو کم علم لوگ حضرت امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی تقلید کرتے ہیں۔ ان کا بھی اپنے ان ائمہ ہدایت

پر پورا پورا یہ اعتماد ہوتا ہے کہ یہ امامانِ برحق رحمہم اللہ تعالیٰ بھی ہم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین متین ہی بتا رہے ہیں۔

اور تلفیق مذاہب اربعہ میں حرام ہے۔ اور تلفیق اس کو کہتے ہیں کہ ایک مسئلہ ایک مذہب سے لے لیا اور دوسرا مسئلہ دوسرے مذہب کا لے لیا۔ مثلاً امام شافعیؒ کے نزدیک خروج دم مفسد وضو نہیں مگر احناف کے نزدیک مفسد ہے اور لمس نساء (محض بوس وکنار) حنفیوں کے نزدیک مفسد وضو نہیں اور شوافع کے نزدیک مفسد ہے تو اگر ایک شخص کا خون بھی نکلا ہو اور اس نے بوس وکنار بھی کیا ہو اب وہ شخص یوں کہے کہ خروج دم کے مفسد نہ ہونے میں مَیں امام شافعی صاحب کا مقلد ہوں اور لمس نساء کے مفسد نہ ہونے میں مَیں امام ابوحنیفہ صاحب کا مقلد ہوں اور نماز پڑھتا ہوں تو ایسی تلفیق منع ہے۔ وان الحکم الملفق باطل بالاجماع وجهل وخرق لاجماع (شامی)۔ تو ایسا کرنے والا آدمی کالشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھٰذہٖ مرۃ والی ھٰذہٖ مرۃ۔ الحدیث کا مصداق بن جاتا ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

تو اس طرح کا "ملغوبہ" بنانا منع ہے۔ خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تتبع السبل فتفرق بکم۔ الآیۃ اور وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ۔

الآیۃ۔ سورۃ الانعام

مختصراً یہ ہیں وہ آیات اور احادیث، جن کو "عقد الجید" میں مجملاً اور "حجۃ اللہ البالغۃ" میں مفصلاً حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نور اللہ مرقدہ نے بیان فرمایا اور انُ ہی کے پاکیزہ خیالات کو آنجناب نے اردو کا جامہ پہنا کر نفع بخش خلائق بنایا۔ فجزاکم اللہ رب البرایا۔

اور اگر ٹھنڈے دل سے نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ نے آپ کے مقالہ کو غور و فکر سے پڑھ کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تو ان شاء اللہ ان کے لئے بے حد مفید، مشعلِ راہ اور موجب ہدایت ہوگا۔ واللہ الهادی۔